بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۱۵ ہجرت ۱۳۵۰ ہش، ۱۵ مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۱۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ہر شخص کو جو میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس بیعت کی اصل غرض کیا ہے

اس بیعت کی غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اسکی رضا حاصل ہو اور نیکیوں میں ترقی ہو

"ہر ایک شخص جو میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اُس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی بیعت کی کیا غرض ہے؟ کیا وہ دنیا کے لئے بیعت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے؟ بہت سے ایسے بدقسمت انسان ہوتے ہیں کہ اُن کی بیعت کی غائت اور مقصود صرف دُنیا ہوتی ہے ورنہ بیعت سے اُن کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اور وہ حقیقی یقین اور معرفت کا نُور جو حقیقی بیعت کے نتائج اور ثمرات ہیں ان میں پیدا نہیں ہوتے۔ ان کے اعمال میں کوئی خوبی اور صفائی نہیں آتی۔ نیکیوں میں ترقی نہیں کرتے۔ گناہوں سے بچتے نہیں۔ ایسے لوگوں کو جو دُنیا کو ہی اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں، یاد رکھنا چاہیئے کہ دُنیا روزے چند آخر کار با خداوند

یہ چند روزہ دُنیا تو ہر حال میں گذر جاویگی خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اُس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کریگا اور وہ اس مقام پر ہو گا کہ خدا اس سے راضی ہو گا اور وہ اپنے رب سے راضی ہو گا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا بلکہ لاپرواہی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے تو پھر اس کا انجام خطرناک ہے اس لئے بیعت کرتے وقت یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ اگر نفس دُنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۱-۱۴۲)

۸۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۳ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمد للہ"

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے ماتحت عنقریب حافظ کلاسز کا اجراء ہونے والا ہے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال مجلس مشاورت کے موقع پر جماعتوں کو حافظ کلاسز کے اجراء کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کئی جماعتوں کی طرف سے حافظ کلاس کھولنے کے لئے نظارت ہذا میں درخواستیں آچکی ہیں جو حافظ صاحبان نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت معلّم لگنا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں معلمین کو ان کے مناسب حال الاؤنس دیا جائے گا۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ مئی بروز ہفتہ ہو گا۔ کارکنان مطلع رہیں۔ نصاب حسب ذیل ہو گا۔

۱۔ قرآن کریم۔ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ
۲۔ علم کلام۔ اعجاز احمدی کا اُردو حصّہ
۳۔ انٹرویو۔ ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

میرے اباجان چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ (ریٹائرڈ) آف ساہیوال عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں آج کل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرماویں۔

(خاکسار منیر مسعود)

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں لہٰذا جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعا کریں۔

ایک ضروری تحریک

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس منشاءِ مبارک کے مطابق خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ

"میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دُعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز طبی امداد کے مراکز اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔"

(الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵؍ ہجرت ۱۳۵۰ ہش

خراجِ عقیدت پیش کرنے کا حقیقی ذریعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنسانیت کے محسنِ اعظم سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، فخرِ اولین و آخرین خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا یومِ ولادت ۱۲؍ ربیع الاوّل ۱۳۹۱ ہجری (مطابق ۸؍ مئی ۱۹۷۱ء) کو پاکستان بھر میں گہری عقیدت اور انتہائی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اُس روز بڑے بڑے شہروں میں جلوس نکالے گئے، اہم عمارتوں پر چراغاں ہوا۔ اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں منعقد کی گئیں۔ الغرض ہر کسی نے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار جس طرح مناسب سمجھا کیا۔ اظہارِ محبت و عقیدت کے بعض طریق جائز اور مناسب بھی ہو سکتے ہیں اور بعض ناجائز و نامناسب بھی۔ ہم سرِدست اِس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے کہ اِن میں سے کون سے طریق جائز ہیں اور کونسے نامناسب و ناواجب کیونکہ یہ اپنی جگہ ایک علیحدہ اور مستقل مضمون ہے البتہ یومِ ولادت باسعادت منانے کے اس التزام اور اس جوش و خروش کے تعلق میں ایک بات ظاہر و باہر ہے اور وہ یہ کہ جس نے جو طریق بھی اختیار کیا، اس کے پیچھے بے پناہ محبت و عقیدت کی روح کارفرما تھی۔

تاہم اِس موقع پر ہم آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و عقیدت اور عشق و فدائیت کے اظہار کے ایک اصل اور حقیقی ذریعہ کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں بنیادی اہمیت کا حامل یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی طرف حال ہی میں مولانا جعفر قاسمی صاحب نے بھی اپنے ایک مضمون میں امتِ مسلمہ کو توجہ دلائی ہے۔ ان کا یہ مضمون عید میلاد النبیؐ کے موقع پر روزنامہ "امروز" لاہور کی اشاعتِ خاص مورخہ ۸؍ مئی ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا ہے۔ مضمون میں انہوں نے خراجِ عقیدت پیش کرنے کے اصل اور حقیقی ذریعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"الغرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کا اِس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں کہ ہم اپنے معاشرہ کو ہر قسم کی بے راہ روی اور جبر و استحصال سے پاک کریں اور اس کے ساتھ ساتھ منظم اجتماعی خطوط پر دُنیا کی ہر زبان میں اہلِ عالم کو سیرتِ محمدی کے تمام پہلوؤں سے آگاہ کریں۔ ہماری اپنی نجات و فلاح اور انسانیت کی سربلندی بھی اسی میں مضمر ہے۔ ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک مومن و مومنہ سے ربِ جلیل کا یہی تقاضا ہے کہ ؎

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے　　دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کردے
وقتِ فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے　　نُورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے"

جعفر قاسمی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کا واحد ذریعہ دو باتوں کو قرار دیا ہے:-

اوّل: مسلمانوں کی اندرونی اصلاح یعنی ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرنا اور اس طرح اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کرنا۔

دوم: اسلام کے پیغام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کی عالمگیر بنیادوں پر اشاعت کرنا اور اس طرح روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانا۔

بعینہٖ یہی وہ دو امور ہیں جنہیں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کا مقصد قرار دیا ہے۔ چنانچہ جب آپ نے ۱۸۸۹ء میں خدائی حکم کے ماتحت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو اپنی کتاب "فتح اسلام" میں یہی تحریر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مسلمانوں کی اندرونی حالت کی اصلاح نیز اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت نورِ حضرت خیر الانام کی غرض سے بھیجا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"اے دانش مندو! تم اِس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اِس ضرورت کے وقت میں اور اِس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا میں بھیجا" (فتح اسلام ص۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کا یہی وہ واحد حقیقی ذریعہ ہے جسے اختیار کرنے کی غیر معمولی توفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے طفیل جماعت احمدیہ کو ملی اور قریباً ۸۲ سال سے برابر ملتی چلی آرہی ہے۔ چنانچہ آج مشرق و مغرب کے بے شمار ممالک میں جماعت احمدیہ اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت نورِ حضرت خیر الانام کا فریضہ کمال تندہی سے ادا کرنے میں مصروف ہے اور اس کے بحمد اللہ تعالیٰ نہایت شاندار نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

سلام بحضور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

اے دل و جاں کے تاجدار سلام　　اے رہِ دیں کے شہسوار سلام
اے غلاموں کے حامی و والی　　اے یتیموں کے غمگسار سلام

خُلقِ انسانیت کے رکھوالے　　نقشِ خوبی ابھارنے والے
مِلّتوں سے مٹا کے بغض و عناد　　مِلّتوں کو سنوارنے والے

اے عَلَم دارِ کامگار سلام　　اے دل و جاں کے تاجدار سلام

اے کہ تو مثلِ آفتاب ہوا　　کُل جہاں تجھ سے فیضیاب ہوا
پستیوں میں گرا ہوا انساں　　اوجِ عظمت سے بہرہ یاب ہوا

اے اسیروں کے رستگار سلام　　اے دل و جاں کے تاجدار سلام

رونقِ بزمِ کائنات ملی　　مِل گیا تو تو حق کی ذات ملی
زندگی کو رہِ ثبات ملی　　جس نظر سے نئی حیات ملی

اُس نظر پہ ہزار بار سلام　　اے دل و جاں کے تاجدار سلام

رونقِ بزمِ دو جہاں تجھ سے　　چشمۂ زندگی رواں تجھ سے
راحتِ دل سکونِ جاں کی قسم　　راحتِ دل سکونِ جاں تجھ سے

رحمتِ ابرِ نوبہار سلام　　اے دل و جاں کے تاجدار سلام

عبدالسلام اختر ایم اے۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۷

تلاوت قرآن کریم کے آداب

سلطان احمد پیر کوٹی

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں :۔

"قرآن کریم کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے یہ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی جب تک نظام اور ترتیب قرآن کو مدنظر نہ رکھا جاوے اور اس پر پورا غور نہ کیا جاوے قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔

(ملفوظات جلد اول صـ۲۲۹ : ۲۸۵)

تلاوت کرتے وقت اگر کوئی آیت سمجھ نہ آئے تو اس کو چھوڑ کر آگے نہیں گذر جانا چاہیئے۔ بلکہ کسی اور شخص سے جو قرآن کریم کا علم رکھتا ہو یہ مشکل آیت حل کروانی چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"چاہیئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھیں جہاں سمجھ نہ آئے دریافت کریں اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کرکے فائدہ پہنچائے"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

دعاء و استغفار

"۱۱۔ تلاوت کرتے وقت کسی آیت میں خدا تعالیٰ کی برکات رحمتوں، فضلوں اور انعامات کا ذکر ہو وہاں خدا تعالیٰ سے ان برکات فضلوں رحمتوں اور انعامات کے لئے دعا کرنی چاہیئے اور اگر کسی قوم پر غضب اور عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے اس کی پناہ طلب کرنی چاہیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :۔

صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ فَمَا
مَرَّتْ بِہٖ اٰیَۃُ رَحْمَۃٍ
اِلَّا وَقَفَ عِنْدَھَا
یَسْئَالُ وَلَا اٰیَۃُ عَذَابٍ
اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْھَا (ترمذی)

میں نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نماز میں تلاوت کرتے وقت اگر ایسی آیت پر آتے جس میں خدا تعالیٰ کی رحمت کا ذکر ہوتا تو آپ وہاں ٹھہر جاتے اور خدا تعالیٰ سے اس کی رحمت طلب کرتے اور اگر عذاب سے متعلق کوئی آیت آتی تو وہاں ٹھہر کر اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے"۔

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء)

استقامت

اگر بار بار کی کوشش کے باوجود قرآن کریم کے بعض مقامات سمجھ نہ آئیں تو ہمت نہیں ہارنا چاہیئے۔ اور یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ حصے میری سمجھ سے باہر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"قرآن شریف ہر طرح کے طالب کو اپنے مطلوب تک پہنچاتا اور ہر راستی اور صداقت کے پیاسے کو سیراب کرتا ہے"

(رپورٹ جلسہ سالانہ صـ۱۲۹۷)

نیز فرماتے ہیں :۔

"قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل و مانند اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا تو پھر اب کیونکر اس کو نہیں سمجھ سکتے"۔

(بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

کس قدر عرصہ میں قرآن کریم کا دور ختم کیا جائے

۱۳۔ آج کل رواج ہے کہ یا تو قرآن کریم کی تلاوت سرے سے کی ہی نہیں جاتی اور اگر کی جاتی ہے تو بہت کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً کوئی کہتا ہے میں ایک دن میں قرآن کریم ختم کر لیتا ہوں۔ کوئی کہتا ہے میں چند گھنٹوں میں قرآن کریم ختم کر لیتا ہوں۔ کوئی چند منٹوں میں قرآن کریم ختم کر لینے کا مدعی ہے۔ ماہ رمضان میں تراویح نماز میں ایک ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کرنے پر فخر کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند نہیں فرمایا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ
یَفْقَہْ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ
فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ (ابن ماجہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم کا دور کرتا ہے وہ اس میں بیان شدہ اوامر نواہی کو سمجھ نہیں سکتا اور مسند داری کی روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ نے بتایا کہ

اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ
لَّا اَقْرَءَ الْقُرْاٰنَ فِیْ
اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم ختم نہ کروں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"یہ (ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا۔ ناقل) گناہ ہے اور ان لوگوں کی لاف زنی ہے جیسے دنیا کے پیشہ والے اپنے پیشہ پر فخر کرتے ہیں ویسے ہی یہ بھی کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریق کو اختیار نہ کیا حالانکہ اگر چاہتے تو کر سکتے تھے۔ مگر آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اکتفا کی"

(البدر ۱۹ جون ۱۹۰۳ء)

ہکلاہٹ اور تتلاپن تلاوت میں روک نہیں بننا چاہیئے

۱۴۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی زبان تتلاتی ہے اور وہ قرآن کریم کی عبارت پڑھنے میں تکلیف محسوس کرتا ہے یا پھر عربی کی عبارت زبان ادا نہیں کر سکتی ایسے شخص کی تلاوت چھوڑ نہیں دینی چاہیئے اول تو تلاوت قرآن کریم لکنت کا علاج ہے۔ یعنی قرآن کریم کے بار بار پڑھنے اور کثرت سے پڑھنے سے لکنت دور ہو جاتی ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے شخص کو ثواب زیادہ ملتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ بِالسَّفَرَۃِ
الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ
یَقْرَءُہٗ یَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ
شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ اثْنَانِ
(ابن ماجہ)

جو شخص قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے میں مہارت حاصل کر لیتا ہے اس کا درجہ ان لوگوں کا سا ہے جو معزز اور نیکوکار تھے اور قرآن مجید کو لکھ کر دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل گئے تھے لیکن جو شخص قرآن کریم پڑھتے ہوئے ہکلاتا ہے اور قرآن کریم کے الفاظ بمشکل ادا کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ دگنا اجر دیگا۔

قرآن کریم بھلایا نہ جائے

۱۵۔ اگر کوئی شخص بار بار پڑھنے اور اپنی پوری کوشش کے باوجود قرآن کریم بار بار بھول جاتا ہے یا قرآن کریم کا کوئی حصہ حفظ کرتا ہے اور اسے بار بار بھول جاتا ہے تو اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اس کا علاج خود قرآن ہے۔ قرآن کریم کو بار بار اور کثرت سے پڑھیں یہ نقص دور ہو جائیگا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"قرآن کریم خود یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اس نقص کو دور کر دے محبت سے پڑھتے رہو" (البدر ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء)

ایک دفعہ قرآن کریم کا کوئی حصہ زبانی یاد کر لیا جائے تو پھر کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ وہ بھولے نہیں اور اس کے لئے اس حصہ کو بار بار پڑھنا چاہیئے۔ قرآن کریم بھلا دینے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انذار فرمایا ہے اور کہا ہے

مَا مِنْ رَجُلٍ یَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ
ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ
الْقِیَامَۃِ اَجْذَمَ (دارمی)

جو شخص قرآن کریم سیکھتا ہے اور پھر اسے بھلا دیتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایک مجذوم کی صورت میں ملاقات کریگا۔

(باقی ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف کی برکات عظیمہ

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا ہر لمحہ اپنے اندر بے مثال امتیازی شان کو لئے ہوئے ہے خدا تعالیٰ نے آپ کے مقام عظیم کو بیان کرتے ہوئے فرمایا

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

اے رسول! تو اعلان کر دے اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری اتباع کرو تم خدا تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اس آیت کریمہ میں اس راز کا انکشاف کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم ہیں اور آپ کی قوت قدسیہ میں وہ عظیم جاذبیت ہے کہ دوسروں کو بھی خدا تعالیٰ کا محبوب بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف کرنا اور آپ کے مقام عظیم کو بیان کرنا ایک بہت بڑی شہادت ہے۔ کیونکہ آپ کے ذاتی فضائل و مناقب و کمالات نبوت اور معجزات اس کثرت سے ہیں کہ آپ کو خاتم النبیین جیسے عظیم لقب سے نوازا گیا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسی صفات عالیہ سے نوازا جو تمام انبیاء سے بڑھ کر ہیں اور آپ تمام انبیاء کے لئے بمنزلہ زینت اور مہر کے ہیں۔

بنی نوع انسان پر آپ کے لاتعداد احسانات ہیں آپ کے اسوہ مبارکہ اور فیوض مطہرہ دائمی طور پر جاری ہیں اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق فرمایا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

محمد کیسا ہی پاکیزہ اور جاذب انظار نام ہے جس کے معنے ہیں تعریف کیا گیا اور لائق ستائش ہے۔ اور یہ نام ہے جس کا ذکر تورات میں وارد ہوا ہے تا آپ کی رسالت اہل کتاب کے لئے حجت ہو۔

کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کی یورش کرتے تو آپ کا نام محمد استعمال نہ کرتے تھے کیونکہ وہ لفظ محمد کے معانی کو جانتے تھے اور اس کی بجائے لفظ مذمم استعمال کرتے چنانچہ اسی واقعہ کا اظہار کرتے ہوئے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کَیْفَ صَرَفَ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ
قُرَیْشٍ ھُمْ یَشْتُمُوْنَ
مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قریش کی گالیوں سے محفوظ رکھا ہے وہ تو مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور میرا نام تو محمد ہے۔

آپ کو یہ مقام عظیم کیوں اور کیسے حاصل ہوا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بتلایا ہے کہ یہ درجہ اور مرتبہ آپ کو اس لئے حاصل ہوا کہ حضور کی قربانیاں عبادتیں اور زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے وقف تھا جیسا کہ فرمایا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ
اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝
(الانعام ۱۶۳-۱۶۴)

یعنی تو ان سے کہہ دے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

ان کمالات اور فیوض رسولؐ کی بنا پر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا۔

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ سو اے مومنو تم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجو جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔

درود شریف در اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے شکریہ میں پڑھا جاتا ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تعلقات محبت اور روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے اور انسانی نفس میں اس تعلق کے ساتھ تجدد اور امتزاج کی کیفیت پیدا ہو کر نیکیوں میں مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے نفس لوامہ انسان کو بد عادات پر ملامت کرتا ہے نفس امارہ نیکیوں کی طرف قیادت کرتا ہوا مسابقت کی روح پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان کے لئے نفس مطمئنہ کا حصول آسان ہو جاتا ہے اور یہ سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی اتباع میں ہی ہو سکتا ہے جس کی اتباع کرنا خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کے مترادف ہے

درود شریف میں یہی وہ فلسفہ عظیمہ ہے کہ ایک مسلمان کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیل کی لاتعداد احسانات اور اخلاق حمیدہ کی فلم ناطق مناظر مسلسلہ کے ساتھ آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ جو ہمارے لئے قندیل اور شمع کی حیثیت رکھتے ہیں ایسی صورت میں مومن والہانہ انداز میں آنحضرتؐ پر درود شریف بھیجنا شروع کر دیتا ہے جو اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ انسان کے روحانی ارتقاء کا باعث اور اطمینان نفس کا وسیلہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَعَالٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

(النسائی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اس سے دس بدیاں ساقط ہو جاتی ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت کے اس ارشاد میں درود شریف کے فضائل اور اس کی برکات کو بیان کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں درود شریف کی عظیم برکت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَۃٍ
وَبِہِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّۃِ السُّلْطَانِ

یعنی آنحضرتؐ کی مثال وزیر اعظم کی تمثال ہے۔ آپ کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کے دربار میں رسائی ہو سکتی ہے۔ مختلف اولیاء اور صلحاء کا یہ متفقہ فرمودہ ہے کہ اگر دعا میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو وہ دعا خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی نہیں ہے۔ قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور سے تشبیہ دی ہے اور کامل نور صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ اور اس نور کی روشنی بغیر تعلق کے نہیں ہو سکتی اور وہ تعلق درود شریف کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔ (اخبار الحکم جلد ۵)

پھر فرماتے ہیں۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو جو ذاتی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے (مکتوبات جلد اول ص ۲۵)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے ہم بسبب ارشاد ربانی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی اتباع میں محسن عظیم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر رضاء ربانی حاصل کریں اور آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں۔ آمین

بقیہ ص ۳

۱۶- بعض لوگ قرآن کریم کی عربی عبارات پڑھنا نہیں سیکھتے اور کہہ دیتے ہیں قرآن کریم کے احکام کا علم ہی تو حاصل کرنا ہے۔ اگر قرآن کریم کے تراجم میں سے کوئی ترجمہ پاس ہو تو اسے پڑھ لینا کافی ہے لیکن درست ہے اگر کوئی قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا تو وہ کسی مطبوعہ ترجمہ سے بیشک فائدہ اٹھائے لیکن قرآن کریم کے متن کی تلاوت کرنا ضروری ہے صرف اردو یا کسی اور زبان میں ترجمہ پڑھ لینا کافی اور برکت کا موجب نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہم ہرگز فتویٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جاویں دوسرے جو اپنی حاجات وغیرہ ہیں ماثورہ دعا کے علاوہ وہ صرف اپنی زبان میں مانگی جاویں۔ (البدر یکم مئی ۱۹۰۳ء)

خدام الاحمدیہ کی اٹھارھویں مرکزی تربیتی کلاس

(۲۸ ہجرت (مئی) تا ۱۱ احسان (جون) ۱۳۴۵ ہش ۱۹۶۶ء)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال سالانہ تربیتی کلاس ۲۸ ہجرت (مئی) تا ۱۱ احسان (جون) ۱۳۴۵ ہش کو ایوان محمودؔ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ

"مرکز کو اتنی کوشش ضرور کرنی چاہیئے جو جبر کے قریب قریب ہو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں ہر قائد مجلس کا فرض ہے کہ وہ اپنی مجلس کی نمائندگی کی پوری پوری کوشش کریں۔ اور اپنے نمائندگان کے اسماء سے مرکز کو جلد از جلد مطلع کریں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس ۱۳۴۵ ہش)

تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کرنے والوں کی ایک جماعت تیار کرنا چاہتا ہے اور کئی لوگوں کے حوالوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر وہ شخص جو تھوڑا یا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔"

پس احباب جماعت حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور دائمی ثواب کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وقف جدید میں اقل ترین شرکت بھی عظیم سکون و سلامتی کا باعث ہے

وقف جدید کیا ہے، قرآن کریم پڑھنا اور پڑھانا اور اسکی اشاعت کو عام کرنا۔ اس وقت سندھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں اصحاب جو قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے نابلد تھے وقف جدید کے باقاعدہ معلموں کے ذریعے زندہ مومنین کے زمرے میں آرہے ہیں۔ اور دین کی خاطر قربانی اور ایثار سے کام لے رہے ہیں۔

آئیے ہم ان معلمین کا ہاتھ بٹائیں۔ ان کی کارکردگی کا دائرہ وسیع کریں۔ اور وقف جدید میں شامل ہو کر غلبۂ اسلام کے مبارک ایام قریب تر کردیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

وقفِ جدید میں ایک انسپکٹر کی ضرورت

دفتر وقف جدید میں اس وقت ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو دفتر میں ارباب سلسلہ کے لئے خط و کتابت بھی کر سکے۔ اور باہر مختلف مقامات پر دورہ بھی کر سکے۔ صحت عمدہ اور شخصیت اور کلام پُر اثر ہو۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۳۰-۴-۹۰ ہوگا۔ شرائط حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ۔ درخواستیں صدر صاحبان کی سفارش کے ساتھ خاکسار کے دفتر میں بھجوادیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات مورخہ ۵ ر احسان (جون) کو منعقد ہو رہے ہیں۔ قائدین مجالس سب اطفال کو امتحانات کی تیاری کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی پھوپھی زاد بہن عزیزہ طلعت انور جو کہ خان عبدالرحیم خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ خوشاب کی پوتی اور محترم ٹھیکیدار بدر الدین صاحب مرحوم کی نواسی تھی۔ مورخہ ۱۱ رمئی بوقت پونے ایک بجے خوشاب میں وفات پاگئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمود احمد بدر محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ)

کراچی میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت پاک بیان کرنے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ ۱۲ ربیع الاول مطابق ۸ رمئی ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی میں بعد نماز مغرب زیر اہتمام مجلس انصار اللہ علاقہ مارٹن روڈ منعقد ہوا صدارت کے فرائض مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے سرانجام دیئے مقام محمدیت۔ محسن انسانیت اور حضرت سرور دو عالم کے اسوۂ حسنہ کے مضامین پر علی الترتیب مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد۔ مکرم سلطان محمود صاحب انور۔ اور مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی نے تقاریر فرمائیں جو نہایت دلچسپی اور سکوت کے عالم میں سنی گئیں۔ جناب صدر کے اختتامی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ۱۰ بجے شب ختم ہوا۔ (زعیم اعلیٰ انصار اللہ علاقہ مارٹن روڈ کراچی)

ٹنڈر نوٹس

مسجد اقصیٰ ربوہ میں بجلی کی وائرنگ کے ریٹ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ بجلی کا سامان مسجد کی انتظامیہ کی طرف سے فراہم کیا جائے گا۔ اس لئے صرف لیبر ریٹ مطلوب ہیں۔ خواہشمند اپنے ٹنڈر ۱۸؍۵؍۷۱ تک بصیغہ راز بند بھجوادیں۔ متعلقہ ضروری تفصیلات انجینئر صاحب مسجد اقصیٰ سے ملکر معلوم کی جا سکتی ہیں۔

سیکرٹری تعمیر کمیٹی مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیلام

فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر انتظام لائبریری کی جو عمارت تیار ہو رہی تھی بفضل خدا اب مکمل ہو چکی ہے اور بچا ہوا سامان نیلام کرنا مقصود ہے یہ سامان تین صد سپورٹس اور پانچ صد تختہ جات وغیرہ پر مشتمل ہے جو بروز جمعہ مورخہ ۲۱؍۵؍۷۱ کو بوقت ۹ بجے صبح لائبریری کی عمارت کے صحن میں نیلام کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب مقررہ وقت پر تشریف لاکر اس موقع سے فائدہ اٹھائیں

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم حاجی محمد فاضل صاحب کی اہلیہ محترمہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہونے کا فخر حاصل ہے کم خوابی اور اعصابی بے چینی کے عارضہ سے بیمار ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت احمد۔ ربوہ)

۲۔ میرے بچے عزیز نسیم احمد کا ٹائیفائڈ بخار بگڑ گیا ہے اور باوجود ہر ممکن علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ بچہ بہت کمزور ہو گیا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحت عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر بخشے آمین (عبدالرشید کارکن الفضل ربوہ)

۳۔ خاکسار فتنی کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اس میں باعزت براءت عطا کرے (منور احمد خان ضلع گوجرانوالہ)

۴۔ عزیزم سید تبشیر احمد شاہ صاحب کافی عرصہ سے دردِ گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل شفا عطا فرمائے آمین (سید شاہ میر احمد اشرف دار الضیافت ربوہ)

۵۔ خاکسار کے والد محترم کی حکیمانہ ترقی کا معاملہ در پیش ہے اس میں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے (مرزا اقبال احمد بیگ لائل پور)

۶ میرا بھانجا ٹانگوں کے سوکھ جانے کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ نیز اب پیچش کی شکایت بھی ہو گئی ہے۔ اس کی تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک فضل احمد سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

۷۔ میری ہمشیرہ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ آف لکی نو عرصہ ایک سال سے معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ان دنوں ان کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (عطا محمد امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

برائے فروخت

WEATHERITE

ایئر کنڈیشنر بالکل نیا اور غیر مستعمل ربوہ میں برائے فروخت موجود ہے ۱½ ٹن Capacity اور 4000 BTU والا۔ خریدنے کے متمنی حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ح ص۔ معرفت الفضل ربوہ

نادر موقعہ

خدمت سلسلہ اور ربوہ کے روح پرور ماحول میں کام کرنے کے خواہشمند حضرات کے لئے اطلاع ہے کہ ایک جنرل سٹور، ربوہ کے بارونق بازار "گولبازار" میں برائے فروخت موجود ہے۔ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور بات چیت کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیں۔

کیپٹن نواب دین

معرفت چیپ جنرل سٹور گولبازار ربوہ

مکان برائے فروخت

لائل پور میں ایک مکان جو کہ محلہ کریم نگر (احمدی محلہ) نزد سرگودھا روڈ میں واقع ہے قابل فروخت ہے مکان پانچ مرلہ زمین، دو کمرے، برآمدہ، باورچی خانہ اور سیڑھیوں پر مشتمل ہے نیز دو کمروں کی بنیادیں بھری ہیں۔ نلکہ اور بجلی کی سہولیات موجود ہیں۔

خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر فوری رجوع فرمائیں۔ (عبدالرؤف چوہدری معرفت چوہدری نعمت علی سول انجینئر پی ایس ای ریٹائرڈ P-265 رحمان پورہ گلی نمبر ۱ سرگودھا روڈ۔ لائل پور۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے اور قانونِ قدرت اس کا فعل ہے

یہ ناممکن ہے کہ دونوں کا بنانیوالا تو ایک ہو مگر ان میں اصولی اختلاف پایا جاتا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت الم تعلم ...... ولا نصیر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس آیت میں اَلَمْ تَعْلَمْ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ ہر انسان مراد ہے۔ چنانچہ اس آیت کا یہ اگلا ٹکڑہ کہ مَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ اَلَمْ تَعْلَمْ میں خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات سے نہیں ہے بلکہ فرداً فرداً ہر سامع سے یا ہر انسان سے ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اے انسان! یا اے قرآن کریم کے پڑھنے والے یا اے قرآن کریم کے سُننے والے کیا تو اس بات کو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ ہی کے قبضے میں ہے یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ دنیوی بادشاہتیں بُرے لوگوں سے لے کر قابل ہاتھوں میں دے دیتا ہے اسی طرح روحانی بادشاہت بھی وہ بعض دفعہ ایک قوم سے لے کر دوسری قوم کو دے دیتا ہے اور جب آسمان اور زمین دونوں ایک ہی بادشاہ کے تابع ہیں تو لازماً دونوں میں قانون بھی ایک ہی جاری ہونا چاہیئے۔ اور آسمانی قانون کا زمینی قانون پر اور زمینی قانون کا آسمانی قانون پر قیاس کرنا چاہیئے۔ اس آیت میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی نص موجود نہ ہو تو تم قانونِ شرعی کا جو کہ آسمانی قانون ہے قانونِ قدرت پر جو کہ زمینی قانون ہے قیاس کر لیا کرو۔ کیونکہ جس طرح آسمانی بادشاہت اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہے زمینی بادشاہت بھی اسی کے قبضہ میں ہے اور یہ ممکن نہیں کہ ان دونوں میں کوئی تخالف ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس اصول کو ہمیشہ پیش فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے اور قانونِ قدرت اس کا فعل ہے اور یہ ناممکن ہے کہ دونوں کا بنانے والا تو ایک ہو مگر ان میں کوئی اصولی اختلاف پایا جاتا ہو۔ جس طرح زمین میں یہ قانون جاری ہے کہ جب تک کوئی قوم بادشاہت کی ذمہ داریوں کو ادا کرتی رہتی ہے اس کے پاس بادشاہت رہتی ہے اور جب وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے تو بادشاہت اس سے چھین لی جاتی ہے۔ اسی طرح جو مذہب دنیا کی ضروریات کو پورا نہیں کرتے ان کو منسوخ کر دیا جاتا ہے تمہارا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے پر اعتراض کرنا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ بہرحال کوئی نہ کوئی کلام اس وقت لوگوں کی ہدایت کے لئے آنا چاہیئے تھا۔ اگر یہ شخص نہ آتا تو کوئی اور آجاتا۔ بہرحال جب پہلی کتابیں اپنی اصلاح کی قابلیت کو کھو بیٹھیں تو ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی جگہ کوئی اور کتاب بھیج دیتا۔

یہی مضمون اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ تمہاری یہ ناراضگی کہ محمد رسول اللہ کیوں نبی بن گئے بلاوجہ ہے تم سماوی قانون کا قانونِ قدرت پر قیاس کرو۔ قانونِ قدرت یہ ہے کہ جب کوئی چیز مفید نہیں رہتی تو وہ مٹا دی جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (رعد آیت۱۸) یعنی ہمارا یہ قانون ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اُسے زمین میں قائم رکھا جاتا ہے اور جو چیز نفع مند نہ رہے اُسے مٹا دیا جاتا ہے اور یہی قانون شریعت کے متعلق بھی ہے کہ جب وہ زمانہ کی غرض کو پورا نہیں کرتی تو اسے منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

وقفِ جدید ایک خاموش مگر مؤثر جہاد میں مصروف ہے

وقفِ جدید کا کام قرآن کریم پڑھانا اور اس کی عظمت کو قائم کرنا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۳ معلمین شب و روز اس خاموش مگر عظیم مقصد کو بروئے عمل لا رہے ہیں ان کی جدوجہد تقاضا کرتی ہے کہ ہم ان کا ہاتھ بٹائیں۔

آئیے ہم جس قدر بھی ان کی امداد کر سکتے ہوں۔ اس سے دریغ نہ کریں۔ یہ امداد خالصتاً اللہ کے لئے ہو گی۔ اور اللہ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔

ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج کا مباحثہ اور عشائیہ

مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا پہلا انگریزی مباحثہ ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء کو بروز ہفتہ شام ۸½ بجے کالج میں انعقاد پذیر ہو رہا ہے اس مباحثہ میں موضوع زیر بحث ہے۔

"Man has failed"

طلبائے قدیم اس کے حق میں اور دیگر حضرات اس کے خلاف تقاریر کریں گے میں کالج کے تمام طلباء قدیم سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مباحثہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

مباحثہ کے بعد عشائیہ کا بھی اہتمام ہے۔ اس میں شریک ہونے والے طلبائے قدیم کو پانچ روپے فی کس ادا کرنا ہوں گے۔ شرکت کے خواہشمند حضرات ۱۵ مئی کی صبح تک مجھے اطلاع کر دیں تاکہ میں اس کے مطابق اہتمام کر سکوں۔

(خاکسار پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پروازی
معتمد اعزازی مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضرورت مراقبین

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں دو مراقبین کی فوری ضرورت ہے۔ کم از کم میٹرک پاس اور خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ۲۰ ہجرت (مئی) تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب کی صاحبزادی کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ امرتسر حال لاہور) کی صاحبزادی اور حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب مرحوم کی پوتی اہلیہ صاحبہ اطہر ظہور صاحب بٹ فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے دو تین دن کی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۷۰ء بروز بدھ بعمر ۳۶ سال رات دو بجے جنرل ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کا جنازہ اسی دن لاہور سے ربوہ لایا گیا .... نماز جنازہ بعد نماز عصر از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھائی۔ اور حضور کی اجازت سے مرحومہ کو شہداء کے قطعہ میں دفن کیا گیا تدفین کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی اور انتھک کام کرنے والی تھیں اپنے پیچھے تین کمسن بچے جن میں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے کمسن بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور بوڑھے والدین اور دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار قاضی لئیق احمد ربوہ)

[illegible]
۹۹۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴